http://baask.com/literature

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲
زیر سرپرستی مولانا الحاج مولوی محمد عثمان بلوچ
تمام قوم بلوچ کا واحد حقیقی ترجمان

THE Weekly ALBALOOCH

البلوچ

ہفتہ وار
کراچی

مدیر
عبدالصمد سرباز

جلد (۱) | ۱۴ر ذیقعد سنہ ۱۳۵۱ ہجری مطابق ۱۲ر مارچ سنہ ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۴

آشیان عنقا

(از جناب محمد حسین صاحب عنقا۔ کوئٹہ)

آشیانم چہ پرسی اے سرباز ⁂ چہ حکایت کنم ازیں آغاز
ساختم آشیانۂ اینجا ⁂ با دل پُر توقع و پُر آز
نغمہ ہائے ترنمیں خواندم ⁂ لیک نامد ز گلستان آواز
قمری و طوطی و تذرو و ہزار ⁂ ہمہ مصروف یافتم در ناز
شدہ مایوس ہم صفیرانم ⁂ کردم آخر سوئے عدم پرواز
ناگہاں در سماعتم آمد ⁂ پے بہ پے نالہائے سینہ گداز
نالۂ یوسف آمد از زندان ⁂ کرد را شورش خرام انداز
از گلستان صرصرے ز نسیم ⁂ از بیابان ز خضر پا آواز
برفشاندم ز شاخسار عدم ⁂ آمدم سوئے آشیانہ باز
اینکم اینکم بروئے شما ⁂ خیشم بخشائیم اے سرباز

بلوچستانیوں کی پامالی کی نئی شاہراہ

غیر ملکیوں کا حسن تدبر

(ایک بلوچستانی کے قلم سے)

یہ مسئلہ اب ہے کہ وطن عزیز جو ہم
عزیز سمجھا جاتا ہے اور جب تک یہ اصل تھا
غیر معمولی طور پر کہ جو اس سے نکلنے کو
بھی نہیں جاتا۔ کوئی کہتا ہے کہ

سیر جنت کو جانا جس کو منظور
کر ٹھہرتا نہیں ہوتا وطن کو

جب رزق کی تنگی کا سوال درپیش ہوتا ہے
تو وطن عزیز کی [illegible] جو اصل بنیاد معلوم
ہو جاتی ہے اور وطن غیر یا غربت کو وطن پر
ترجیح دینی پڑتی ہے۔

بلوچستان کو جغرافیہ کی ظاہری نوازشوں
نے نہیں نوازا لیکن محل وقوع کے لحاظ سے
اسے بہت اہمیت دی ہے وہ ہندوستان
اور [illegible] کا دروازہ بھی ہے۔ اور ایشیائی
آزاد حکومتوں کی قدرتی بین الاقوامی گزرگاہ
ہے۔ یہ ہندوستان ایران افغانستان ترکی
اور روس اگر آپس میں کسی قسم کی گفتگو کرنی
چاہیں تو اسکے توسط کے بغیر نہیں کرسکتے ہیں
تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کسی قوم نے ہندوستان
کی حکمرانی حاصل کی ہے تو بلوچستان کو اپنے
زیر اثر رکھنے کو لازمی قرار دیا ہے۔

برطانیہ نے جب ہندوستان کی حکومت کی
باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی تو ضرورت ہوئی کہ
قیام حکومت کیلئے بلوچستان کو بھی اپنے
زیر اقتدار لائے۔ چنانچہ اس خطے کے
خان قلات سے جو بلوچستان کا حاکم اعلی سمجھا جاتا
تھا سے گفت و شنید کی اور معاہدات قائم
کئے۔ لہذا انتظام حکومت کے لئے یہ سسٹم
چلنے پر فیصلہ ہوا کہ [illegible] تشکیل کی ضرورت
لاحق ہوئی بلوچستان میں اس قسم کے اہلیت
کی قلت کی وجہ سے غیر ممالک کے ان نواحو

افسران کو موقعہ ملا کہ جن پر ان کا صوبہ
وطن تنگ تھا اور لیاقت کے لئے
معاش کا کوئی سبیل نہیں تھا وہ جوق
جوق تلاش معاش کی غرض سے بلوچستان
میں آئے اور سرکاری ملازمتوں کی
اسامیاں حاصل کرتے رہے، آج
دیکھئے کہ تمام دفاتر میں انکی بھرمار ہے
اور ملکیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر
بھی نہیں۔ دفاتر کی تمام سررشتہ داری
ذمہ دار اعلی عہدے غیر ملکیوں کے قبضہ
اقتدار میں ہیں۔ لہذا وہ ملکیوں کو کسی قسم
اور کسی جگہ بھی گھسنے نہیں دیتے اور بلوچستان
کی تمام سرکاری اور غیر سرکاری پیداوار
کو کچھ حق ملازمتوں اور کچھ ٹھیکہ داریوں سے
جو کہ اپنا پسند حاصل کر رہے ہیں۔

اگرچہ مجھے غیر ملکی اصحاب سے بہت ہمدردی ہے
کہ انہوں نے بلوچستان کیلئے بڑی بڑی
قربانیاں کی ہیں، خوش قسمتی کی صورت
وطن عزیز کی جدائی اعزاز و اقارب کی
مفارقت گوارا کرنے والی مصیبتیں جھیلی
ہیں، چاہے اپنے ذاتی مفاد کی غرض
سے کیں ہوں بہرحال ہم انکے مشکور ہیں کہ
انہوں نے ہمارے وطن عزیز کے لئے
بہت سی سرکاری خدمات اس کے سلسلے
میں سرانجام دی ہیں۔ اسلئے ہم یہ برداشت
کرسکتے ہیں زیر سے عزیز وطنی بھائی
گوارا کرسکتے ہیں کہ ہم اپنے وطن کے خدمت
کریں۔ غیر ملکی اصحاب کرم سے سروساماں
[illegible] کی طرف [illegible] دیتے کہ ہم وجہ بڑا
کرم ان کو [illegible] دیتے بھی
[illegible] ہے۔ گر اپنے آئندہ آبائی وطن کے

روزمرہ کی فضا میں ایک ایسا فرض ہے
جسے زیر بحث [illegible] ہوں تو میرے عزیز وطنی
بھائی ذرا غور فرما سکتے ہیں۔ جب سے [illegible]
کو [illegible] گیا ہے تو غیر ملکی اصحاب میں
بے چینی کی سی پیدا ہوئی ہے کہ ہم ان سے انکا
حق چھیننا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ہم بارہا یہی
اعلان کر چکے ہیں کہ ہم انکی خدمات کو
بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور قدر و احترام کرتے
ہیں۔ البتہ جبکہ بلوچستان نے اپنی خدمت
کیلئے اپنے فرزند [illegible] تیار کئے ہیں
بلوچستان [illegible] اپنی خدمت کیلئے
اور ملکی [illegible] مستفید ہو [illegible] اپنے
حساس اور عزیز فرزندوں کو بھی گراں دوش
کرے۔ گر غیر ملکی اصحاب ہیں کہ [illegible]
[illegible] سمجھ رہے ہیں اور ملکیوں کے
برخلاف خفیہ [illegible] پروپیگنڈا کر رہے ہیں
اور ملکیوں کی پامالی کے نئے عجیب و غریب
طریقے عمل میں لا رہے ہیں مثلاً بلوچستان [illegible]
(۱) [illegible]
گزشتہ بلوچستانی افسروں کی حضور میں [illegible]
وہ حاجت کامیابی [illegible] گورنمنٹ [illegible]
سے [illegible] کیلئے ہماری [illegible]
اور [illegible] کو سیاسی رنگ دلانے لگے ہیں
اور ہم [illegible] کو ایک انقلاب کے
حالت بنا کر اپنی وفاداری جتلانے لگے
ہیں۔ مگر [illegible] معلوم ہو کہ [illegible] "سنگ صنوبر
[illegible]" کا مقولہ [illegible]
اور بے معنی ہے اور اسکے مقابلے میں [illegible] کو
[illegible] کی ضرب المثل زیادہ مشہور آفاق
ہے اور اسکے [illegible] مستقل حیثیت رکھتی ہے۔

(۲) اب جبکہ بلوچستان نے اپنے فرزندوں
کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا شروع کیا ہے
غیر ملکیوں نے ایک اور پالیسی کھیلنی شروع کی
ہے۔ جو کہ [illegible] کے [illegible] ایک خوبی
اور گورنمنٹ کے حضور میں بھی خود ہیں۔ لہذا
[illegible] سرکاری

ملازمتوں کے [illegible] کی گئی ہے جیسا
بطور نمونہ کو مختصر بھی طور میں چنانچہ (۱) پہلے
[illegible]
کیلئے پرائمری تعلیم [illegible] کافی سمجھی جاتی
تھی۔ اب مڈل پاس اور [illegible] کی ضرورت
قرار دیا گیا ہے (ب) پہلے کلرکی لائن
میں مڈل [illegible] جاتے تھے اب انٹرنس
شرط قرار دی گئی ہے (ج) اب جبکہ ملکی بھی
انٹرنس ہونے لگے تو کلرکی لائن کی کوشش
میں [illegible] کیلئے بی اے کو لازمی قرار
دینے کی کوشش کی جا رہی ہے (د) پہلے
[illegible] اور [illegible] کیلئے انٹرنس تعلیم
کافی سمجھا جاتا تھا۔ اب بی اے کو ضروری
قرار دینے کی تجویز ہو رہی ہے علاوہ پہلے [illegible]
اسسٹنٹ کمشنر کیلئے بھی [illegible] کی تعلیم [illegible]
لئے جاتے تھے اب نائب تحصیلداری کیلئے بھی
وہ وہ [illegible] پیدا کی ہیں [illegible] خیال ہے
آئندہ کوئی ملکی اس [illegible] نہیں ہوسکیگا۔
یہ ایک مستقل مضمون ہے اس پر کسی دوسرے وقت
میں روشنی ڈالی جاویگی (س) اسلام
کیلئے خاندانی شرط بھی عائد کی جا رہی ہے۔ حالانکہ
اسلام اور مہذب اقوام کے نزدیک خاندانیت اور
ذات پات کی کوئی خاص حقیقت نہیں رکھتی۔

المختصر انکی ان مختلف کوششوں [illegible]
بھی گورنمنٹ [illegible]
[illegible] اور یہ کہ ملکی [illegible]
[illegible] اس خیال سے تعلیم دلاتے ہیں کہ انکے
کیلئے ذریعہ معاش ہو تعلیم سے دل [illegible]
ہو کر [illegible] پڑھنے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] رہے اور [illegible] یہ لوگ
(غیر ملکی اصحاب) سمجھے ہیں [illegible] بلوچستان
کے تعلیم یافتہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] درخواست کرونگا کہ وہ اب
[illegible] اور اس پروپیگنڈا کے خلاف [illegible]
[illegible] معلوم ہے [illegible]
[illegible]

http://baask.com/literature

ہفتہ وار
البلوچ
کراچی

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ

بندر گوادر کے بلوچ روسا پر تعدی

گزشتہ پرچہ میں ہمنے اپنے نامہ نگار کی مرسلہ ایک سنسنی خیز خبر شائع کی تھی کہ سلطان مسقط گوادر میں تشدد و ظالمانہ پیری کہزانی کو مجبوراً قتل حبس دوام کی سزا دی، والی گوادر جان محمد کو اپنے عہدہ سے معزول کرکے مسقط بھیج دیا گیا اور اسکے سپاہی مسمی سعیدا کو دو سال کے لئے محبوس کرنیکا حکم، اور بعد انقضائے مدت مذکورہ سزا کے خروج از حدود گوادر کا بھی حکم سنایا۔ کہدائی گوادر پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا۔ نیز ان سے تین سال کیلئے ضمانت قیام امن عامہ کیلئے طلب کی گئی ہے، جہاں تک ہمکو ان معاملات کے متعلق علم ہے ان پر اپنے خیالات کا اظہار کرینگے۔

ابھی کوئی شبہ نہیں کہ گوادر بلوچوں کا ایک قومی ملک ہے۔ تجارت کرنیکے لئے آغاخانی خوجے اور کچھ ہندو وہاں سکونت پذیر ہیں، انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے ایک نیٹو بھی رہتا ہے۔

اہل گوادر ابتدا ہی سے امن پسند اور اپنے سلطان کے عقیدتمند رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے حکومت وقت نے اپنی رعایا کے لئے نہ تو تعلیم کا کچھ انتظام کیا ہے اور نہ کسی ہسپتال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، تاہم رعیت نے ان خامیوں کے متعلق حرف شکایت زبان پر لانا مناسب نہیں سمجھا ہے حالانکہ جابجا علم تعلیم کا چرچا ہے، اہل گوادر کے بچے زیور علم سے بے بہرہ ہیں۔

حالانکہ ہز ہائی نس آغاخان نے گوادر کے قلیل التعداد خوجوں کے لئے ایک مدرسہ کھول رکھا ہے، مگر ان ستم رسیدہ بلوچوں کیلئے کسی قسم کا انتظام حکومت کی طرف سے نہیں باوجودیکہ گوادر کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپیہ سے کم نہیں اور اس کا اکثر حصہ بلوچوں ہی سے وصول ہوتا ہے، وہاں کی تجارت و ملازمت پر غیر ملکی ہندوؤں کا قبضہ ہے، حقیقت میں کمانے والے بلوچ ہی ہیں مگر دولت و روپیہ خوجوں اور ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ افسوس کہ حکومت نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی کہ کس طرح غیر ملکی افراد بے علم بلوچوں کی تجارت پر قابض ہیں۔ بمصداق جسکی لاٹھی اسکی بھینس، گوادر میں خوجوں کی حکومت کہا جائے تو شاید بیجا نہیں جتنی آسائش گوادر میں غیر ملکیوں کو حاصل ہے اتنی ملکی بلوچوں کو نہیں

تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ خوجوں کی طرف سے مسلمانوں کی مسجد کی بے حرمتی کی گئی جو ایک عرصہ تک خوجوں و مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کا باعث بنی رہی۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ سے ایک کہزانی عیسیٰ نامی شخص ہر کسی خوجہ پر حملہ آور ہوا جس سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔ دو سال کے بعد ایک خوجہ بنام علی نامی اپنے مکان میں مقتول پایا گیا۔

حال ہی میں ایک بلوچ پیری نامی نے ایک بلوچ عورت کو بلاوجہ قتل کردیا ہے چار سال کے عرصہ میں واقعات بالا ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ملکی آدمی موجودہ زمانہ کے طرز پروپیگنڈا سے بالکل ناواقف ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا نہ کرسکے۔ والی وقت اور قاضی شہر نے جائز و ناجائز جو کچھ فیصلہ کیا ہے وہی قائم رہا۔ البتہ خوجہ قوم کے افراد نے زور و شور سے واویلا مچایا۔ بلوچوں کو ناہنجار ثابت کرنیکے لئے خوب پروپیگنڈا کیا۔

ہز ہائی نس سر آغاخان کو تار پر تار بھیجے اصل واقعات کے پردہ پوشی کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ بلوچ اقوام وحشت و خوفزدہ خاموش بیٹھے رہے آخر الامر گزشتہ سال سر آغاخان کے ایماء پر مولانا شوکت علی بابائے میر محمد بلوچ اور مولوی حاجی محمد عثمان بلوچ گوادر جاکر فریقین کے اختلافات ختم کرکے صلح کرادی۔

سنا جاتا ہے کہ اب عیسیٰ کہزانی نے گوادر میں آکر ایک دوسری نامی خوجہ کو مجروح کیا۔ چنانچہ یہ معاملہ بھی زیر تفتیش تھا۔ دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ سلطان مسقط نے اپنے وزیر اعظم اور پرائیویٹ سیکریٹری کو تحقیق و تفتیش کے لئے گوادر بھیجا تھا جنہوں نے بعد تفتیش اپنی رپورٹ سلطان مسقط کے سامنے پیش کی جسپر سلطان نے مختلف افراد کو مختلف سزائیں دیں۔

انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں ہر ایک معاملہ پر وضاحت کے ساتھ تفصیل ڈالی جائیگی۔

[illegible]

صوبہ سرحد اور ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم اعلیٰ تعلیم کی اساس ہے اور اعلیٰ تعلیم قومی ترقی کیلئے اولین ضرورت تصور کیجاتی ہے ہمیں یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ مسٹر عبد الحلیم موجودہ تعلیم سرحد، سرحدی اضلاع میں جبری ابتدائی تعلیم کے اجراء پر غور کر رہے ہیں، اس مقصد کیلئے ایبٹ آباد میں ایک جلسہ بھی ہوا ہے جسمیں دیہاتی علاقوں میں ابتدائی تعلیم کے مسئلہ پر بحث و غور کیا ہے، عزت مآب وزیر سرحد نے اپنی تقریر میں تعلیمی افادیت پر زور دیا اور ان علاقوں کو دعوت التفات دی جو براہ راست ابتدائی تعلیم کے محکمے میں کام کررہے ہیں، آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ابتدائی تعلیم کا نصاب اردو پر مشتمل ہوگا اور تدریجاً انگریزی کی تعلیم بھی کیجائیگی ڈائرکٹر تعلیم نے تجویز پیش کی کہ جبری ابتدائی تعلیم کا نفاذ ہونا چاہئے اور اسکی مدت پانچ سال مقرر کیجائے ہم سمجھتے ہیں سرحدی تعلیمی ترقی کیلئے جو کوشش بھی کیجائیگی وہ قابل تحسین ہوگی لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تعلیم میں علاج احوال دینی ضروریات اور اخلاقی اور معاشی آداب کا لحاظ رکھا جائے سرحدی بچوں کی طبیعتیں باقی ہندوستان کے بچوں سے بالکل مختلف ہیں وہاں جب تجدد پسندی کیساتھ ایسے ایسے جوہر رکھے جاتے ہیں جنکی تربیت ایک شاندار جماعت عالم وجود میں لاسکتی ہے اسوقت تک جس ہنگامی تعلیم کا ہم یہاں ہم سے تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ تعلیم جات تو یہی ایسے جراثیم پیدا کرتی ہیں جس سے کہ نوجوانوں کی حقیقی قابلیت کا جوہر فنا ہوجاتا ہے اور وہ صرف ایک مشین بنجاتے ہیں کہ دفتروں میں کام کرنیوالے کیلئے جئیں اور ہر کام [illegible] پیٹ بھرنا زندگی کا لازمی امر ہے لیکن سکولوں کا مقصود یہیں تک نہ ہونا چاہئے بلکہ وطن کو ایک ایسا شاندار طبقہ وجود میں لانا چاہئے جو کہ [illegible] کے مطابق انسانی زندگی کیلئے ایک اعلیٰ آئیڈیل پیش کرسکے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب

لیاری کی بلوچ قوم اور رہنما

(از مسٹر خیر ... بلوچ)

ہمارے ہمعصر اخبار "لیاری بلوچ" کی کسی قریبی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "ایک نیک لوث رہنما کی ضرورت" مسٹر خداداد خان بلوچ ... نے سپرد قلم کیا ہے جسکا مفہوم یہ بتلایا گیا ہے کہ رہنمائے قوم نہ موجود ہو اور نہ کوئی مسئلہ ایسا رہنما نکلے جو کہ ایک خیال غلط ہو جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا تو میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں باور نہ کر سکا کہ ایک روشن دماغ نوجوان کے قلم سے ایسا مضمون اخباری صفحات میں شائع ہو سکتا ہے یا قوم کی ترقی کا موقع ملے اگر یہ بے بس ... دوستی ... کیسے ... ایسا مضمون پبلک کے سامنے ظاہر ہو جو ... غلط ہو تسلیم ۔ اگر مسٹر مذکور ... دماغ پر زور ... ماحول ... یہ خیال ... بجنگ میں نے اپنی معلومات سے کام لیا ہے علاوہ کے دوستی ... ایک دلیل ... ظاہر ہے ہو دوسرا وہ جو قوم کی خدمت بجا لائے ۔ جو کہ اسلام میں غلامی ہو یا کوئی چیز ہی نہیں ۔ اور موجودہ زمانہ میں انساب کی تمیز ... ہی ہے ۔ لہٰذا اپنے دوست سے اگر لفظ غلام کی بجائے خادم لکھا جاتا تو زیادہ موزوں ہوتا ۔ اگر مسٹر خداداد کا مطلب بھی خادم ہی ہے تو میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا اسکی نظر لیاری کے بلوچوں میں کوئی ایسا رہنما یا خادم قوم نہیں گذرا جو قوم کا سچا خادم اپنا شیوہ کشش بنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست کی نظر سے ... نہ گذرے ہونگے جو ... کے دھوکے میں ... لیکن میں اپنے دوست کو ... بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری قوم کے ... ایسے رہنما یا خادم موجود ہیں جو کہ ہماری

ہر آدمی پبلک کے سامنے ہوئے میدان عمل میں کود پڑے اور ہماری تکلیف کے وقت ہمارے ہمدرد اور شریک حال اور قوم کی تعلیمی خدمات میں پیش پیش ہوں کیا میرے دوست نے اپنے آرٹیکل کی سطر پڑھا ...

احیاء الاسلام کا نام ... سے ... قوم کے نونہال تعلیم علم میں مشغول ہیں اور ... کے ذریعہ تعلیم حاصل کرکے ... قوم میں ڈاکٹر، ماسٹر، مولوی اور ... فاضل رونما ہوگئے ہیں ۔ اگرچہ ہماری قوم میں سرمایہ دار اصحاب بھی موجود ہیں مگر ... درسگاہ صرف چند مفلوک الحال ... دور ... رکھنے والے افراد کے ہاتھ میں ہے کیا یہ چیز انکے لوث خدمات قومی کے لئے کافی نہیں ہے ۔

میرے دوست کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا

لگے آگئے ہیں ۔

آخر میں اپنے دوست مسٹر خداداد اور ... تعلیم یافتہ بلوچ نوجوانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ حق اور باطل کی آزمائش کریں ۔ اور ہمیشہ حق کا ساتھ دیں ۔ تعصب تنگدلی سے ہمیشہ پرہیز کریں کیونکہ یہی باتیں ہیں جو ہماری ترقی کی سد راہ ہیں ۔ اب وقت ہے کہ ہم ... مذکورہ بالا ... کے ... مولانا ... کی بنیاد میں اپنی قوم کی خیر ... رسول کا مقابلہ کریں ، اور اس وقت

رہنما ہی ہو سکتا ہے جو علم و فضل کے ماہر ہونیکے علاوہ سیاسیات ملکی پر کافی دسترس رکھتا ہو ، اور غیر اقوام کے ہر ایک منصوبہ کو جو آئے دن خرابیاں ... علم ... اور ... کے خلاف وجود میں آتے رہتے ہیں اپنی خداداد بصیرت کے ذریعہ سمجھتا ہو اور انکے تدارک کے لئے ہر وقت مستعد ... اور جو بغیر علاوہ دوسروں کے

تک وہ ... جبتک ہماری قوم علم ... اور اتفاق سے ہم آغوش ہو ، اسکے متعلق بندہ نے ایک تجویز سوچی ہے کہ جو پروگرام کی صورت میں بلوچ نوجوانوں کے سامنے عنقریب پیش کرونگا ۔

کنسولگری شاہنشاہی ایران

کراچی

نمرہ ۱۵۴۳ ک ۱/۶　　تاریخ ۱۱ اسفند ۱۳۱۱

اعلان

بمناسبت عید مولود مسعود اعلیحضرت ہمایون شاہنشاہی ارواحنا فداہ کنسولگری شاہنشاہی ایران در کراچی روز چہارشنبہ ۲۴ اسفند ۱۳۱۱ (مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء) تعطیل و از ساعت پنج تا ہفت (بعد از ظہر) افتخار جشن پذیرائی را دارد ۔

عموم ایرانیان مقیمین کراچی در روز مزبور (از صبح تا غروب) در خانہا و محل ودکاکین خود بیرق ملی (۳ رنگ: سبز ۔ سفید ۔ سرخ مطابق نمونہ ... از پارسال داده شده) افراشتہ و مخصوصاً از ساعت پنج فوق الذکر برای صرف شربت و شیرینی و چای در کنسولگری شاہنشاہی پذیرائی میشوند ۔

از عموم آقایان ایرانیان خواہشمند است در روز مزبور (حتی المقدور) لباس تازه فرق ... خود را در نظر بگیرند ۔

جاپان میں خدائی قہر وغضب کی بجلیاں

۳۰۶ ہلاک ۱۲۲ زخمی اور ۱۰۰۰ خاندان بے خانماں

ٹوکیو ۳ مارچ ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعد دوپہر شام کے وقت زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ نقصان کم ہوا ہے اگرچہ کاسیشی بہت بری طرح متاثر ہوا ہے ۔ مگر شمالی مشرقی ساحل کے شہر اور دیہات اور ہوکائیڈو میں بھی زلزلہ اور موج سے جو جزر سے بہت زیادہ تباہی پھیلی ہے ۔ سینکڑوں مکانات یا تو خلیج کی نذر ہوگئے یا منہدم ہوگئے مگر ٹوکیو میں کسی شدید نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے ۔

ٹوکیو ۳ مارچ جاپان ایک تباہ کن زلزلہ کے تباہ کن پنجہ میں گرفتار ہو گیا ہے ۔ آخری اطلاع کے مطابق ۳۰۶ آدمی ہلاک اور ۱۲۲ آدمی زخمی ہوئے ۔ علاوہ ازیں ۱۰۱ لاپتہ ہیں ۔ تقریباً ۵۰۰ مکانات منہدم ہوگئے اور ۲ ہزار بہہ گئے ۔ مو ... مکانات منہدم کے ... زلزلہ کی ایک طوفانی موج کی آغوش کی نذر ہوگئے ۔ زلزلہ کے بعد شہر کے مختلف حصے شعلہ بداماں ہوگئے ۔ طوفانی موج کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ساحل سے ۲۰۰ میل فاصلے سے آئی تھی ۔

ڈیرہ دون میں بھی جھٹکے محسوس ہوئے

ڈیرہ دون ۳ مارچ ۔ یہاں کے ... الارضیا نے ایک زبردست زلزلہ کا ریکارڈ ... ۱۰۰۲ اور ۳ مارچ کی درمیانی شب میں گھنٹوں باقی رہا ۔ حادثہ کی جگہ تقریباً ۳۲۰۰ میل ہے ۔

نیک صلاح

ـــ [illegible] ـــ

دنیا تو پہلے ہی سے بلوچستان کے حالات کیا بہت کم حصہ لیتی چلی آ رہی ہے، لیکن واسطے مسرت کہ بلوچستانیوں کو بھی اپنے برادری کے حالات سے آگاہ کرا اور واقفیت ہوا۔ جیسے ماہنامہ البلوچ جو کہ قوم بلوچ کا اصلی پیشوا پر فخر ہے یہ مبارک عمل ہے اور ہم اخبار کر رہے ہیں خلق اللہ سب چیزوں اس ترتیب دیگر قومی حالات کو باشندگان قوم سے متعارف کرانیکا عزم بالجزم کرکے اشاعت و تبلیغ کا اجرا کیا ہے۔ اپنے اس مبارک مقصد میں [illegible] ہوئے گا۔ بلوچ قوم اسکی پرکاری اور بیتابی سے منتظر ہونگے اور اس قلیل عرصہ میں اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ بلوچستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اسکی آواز گونجنے لگے۔ حال کے اخبار کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ انجمن اتحاد بلوچان جو کہ پیشتر ازیں ایک انجمن کی صورت میں تھی۔ ممبران انجمن نے اولوالعزمی اور حقیقی درد قوم کو ظاہر کرتے ہوئے اخبار بالا کا اجرا کیا جو کہ قوم بلوچ نے اسکی آواز کو بھی ایک کیا اپنا قومی فرض سمجھا۔ قبل ازیں تو ہر دو اخبارات کا ہی نہایت ہی خوشگوار اور امید افزا تعلق تھا اور ہونا بھی ایسا چاہئے تھا کہ دونوں اخبارات کا مطلب تو یہی مفاد ہے۔ لیکن حال کے ہر دو پرچوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد بلوچان ایکدوسرے معنی [illegible] البلوچ کو حقیر و ذلیل کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ نہایت افسوس و حسرت کا مقام ہے کہ دنیائے اخبار سے قوم بزار ہو۔ اخبارات شائع ہوا کرتے ہیں، جن میں مخالفت کا تو شائبہ تک نہیں ہوتا۔ [illegible] آپس میں اختلاف کے قوم کسی ملک کسی خطہ کے درمیان [illegible] رائی کا پہاڑ کرکے دکھلایا جاتا ہے۔ یہ خوب جگہ ہمارے قومی خادموں کو اس بات کا نتیجہ دیکھ رہی ہیں کہ قوم کو رشتۂ اتحاد و اتفاق میں منسلک کرانا چاہا کام ہے جبکہ انکے باہمی تنازعات کا کوئی خاتمہ [illegible] موجودہ [illegible] انکے جنگل سے [illegible] ہوئے شروع میں زیب اخبار ہوں تو ایسے وقت میں قومی حالات کا خدا ہی حافظ ہے۔

بر کسی کہ خود گم است کرا رہبری کند

میں مدیر اتحاد بلوچان و مدیر البلوچ کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں اپنا دوستانہ [illegible] سمجھتا ہوں کہ مخالفتوں کو بالائے طاق رکھکر راستے میں جتنی رکاوٹیں ہوں انکو نظر انداز کرکے اپنے نصب العین کیطرف بڑھتے جائیں اور اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوشاں رہیں۔ اسوقت آپ صاحبان کو اپنے اندرونی حالات کو درست کرنا بڑا ضروری ہوگا۔ بعض صاحبان میں مدیر اتحاد بلوچان کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ جذبات کے [illegible] وقت البلوچ کی عزت [illegible] مفاد کو اپنا مفاد تصور کرکے قول و فعل دکھلائیں۔ کیونکہ صداقت کو ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ ان دونوں کے ساتھ میں ہی [illegible] عرض کرتا ہوں۔ نیز توقع کرتا ہوں کہ جب آپ صاحبان کی اندرونی پیچیدگیاں سلجھ جائینگی تو اسوقت مستقبل امید سے کہیں زیادہ درخشاں ہوگا۔

(ملک [illegible] یوسف زئی از مستونگ)

دعوت اعتصام

(از قلم محمد عیسیٰ بلوچ متعلم میٹرک کراچی)

نا اتفاقی [illegible] شیوہ پیدا

خدایا [illegible] اتفاق [illegible]

اگر غور کیا جائے تو انسان [illegible] میں شامل کیا جاتا ہے [illegible] اگر فرق ہے تو خلاف کا ہے [illegible] قوم میں اور

گھر میں اتفاق اور باہمی محبت کا پیدا کرنا لازمی شے ہے اور ان کاموں میں [illegible] ہونیکے لئے اخلاق کی ضرورت ہے جسکے بارے میں کیا خوب فرمایا گیا ہے کہ ایک منور شخص کی دنیا میں ہر گوشہ میں ساکھ ہے جب اخلاق [illegible] ہو اور ہر [illegible] دلوں سے [illegible] جتنے ہوں اسکی عالی عزم ہوں اسکے اہل بنی نوع انسان کو چاہئے کہ ایسے ہی قوت کا مادہ پیدا کرے جس کے ذریعے وہ اپنی قوم و مذہب کے لئے مفید ثابت ہو، اس تھوڑی سی زندگی میں خود داری، بغض اور دشمنی وغیرہ تمام باتوں سے مبرا رہے، ایکدوسرے کی مدد کرے، ایکدوسرے کو فائدہ پہنچائے، شریک رہ دو غم میں رہے اور رنج و خوشی میں شامل رہے۔ ہر خورد و کلاں سے ادب اور اخلاق سے گفتگو کرے اور اس بات کا خیال رکھے کہ دنیا میں کسی کی تکلیف کا موجب نہ بنے۔ مگر افسوس ہماری [illegible] پر جن کے دلوں میں نہ خود قومی درد ہے اور نہ دوسرے بزرگوں کو قوم کی ترقی دلانے کیلئے مدد کرتے ہیں۔ مگر صرف رشتۂ اخوت کو توڑنے، آپس میں نا اتفاقی پھیلانے، قومی طاقت کو گھٹانے، محبت اور میل کو دور کرنے، بزرگان قوم کو ناحق بدنام کرنے کے سوائے انکے دماغوں میں کچھ اور نہیں سوجھتا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ کب تک رہیگا۔ میں ان بلوچ بھائیوں کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ کیا اب تک انکی آنکھیں نہیں کھلیں؟ کیا وہ اس گری ہوئی قوم کی حالت کو دیکھ کر اسے ابھارنے کی کوشش نہیں کرینگے۔ مجھے ایک بلوچ قوم کی حیثیت رکھتے ہوئے لاچار ہو کر انہیں اتفاق کی طرف دعوت دیکر کہنا پڑتا ہے کہ وہ بیدار ہوں اور اپنے ہم قوم و ہم وطن کیساتھ محبت و پیار سے رہ کر قوم کی حالت کو سدھاریں اور اپنے اتفاق عمل سے جماعت و مذہب اور قوم کی مفاد کے تکمیل میں کوشاں رہیں تو مصداق ہے

دو دل یک شود بشکند کوہ را

اگر آج تم اپنی قوم کی رہبری کرو گے تو وقت [illegible] تعریف کریگے اور یہ تعریف تمہاری آئندہ ترقی میں تمہارا ہاتھ بٹائیگی اور انشاء اللہ تعالیٰ تم اپنے وطن اور مذہب کے سچے مددگار بن جاؤ گے اور آپ [illegible] پیاری [illegible] کا صرف کر دینا ایک [illegible] بات سمجھو گے۔

اس لئے آؤ اور خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ کر ساتھ ہی دعا مانگو کہ اے خدائے برتر ہم نہایت عاجزی سے تیری بارگاہ میں درخواست کرتے ہیں کہ تو ہمارے دلوں میں اتفاق و اخلاق اور باہمی اخوت پیدا کردے تاکہ ہم اپنے مذہب اور اپنے ہم وطنوں کی مدد کرسکیں، ہم میں ہمدردی خوش مزاجی اور نیک نیتی کا مادہ پیدا کردے تاکہ ہم جس کام کے لئے آئے ہیں اسے پورا کریں اور مرتے دم تک اپنی قوم کی بہبودی اور قوم کی ترقی پر عمل پیرا رہیں۔ آمین ثم آمین۔

مکران

[illegible]

مکران [illegible]

[illegible]

رعایا در مکران

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت

درین دور ترقی و تجدد همگی بنا شده عالم در مادر وطن خود با آسودگی و خوشحالی زندگانی میکنند. گر بیچاره اهالی مکران برائے همه عالم دور از علم و هنر [illegible] و محروم همچنان [illegible] گامزن و [illegible] دنیا در وقت [illegible] آسوده حال و ما در وقت [illegible] شده و خسته دل و آزرده حال:

حالا درین ایام از ظلم و کیلے مسمی [illegible] سردار [illegible] کیچ مکران برائے وصولی زر [illegible] شده است به هیئت [illegible] باعالیاں می آید گویا ملک الموت برائے قبض روح [illegible]:

هر چند بیچاره رعایا داد و فریاد میکنند [illegible] سردار بهادر بلوچستان صاحب عرض ما التماس کرده بودیم. جناب موصوف مهربانی فرموده عرض ما را بدرجه قبولیت رسانیده حکم فرمودند که [illegible] حتی که ما را [illegible] داده است. [illegible] گر سردار بهادر ممدوح [illegible] تشریف برده اند و شما را از طرف خود وکیل کرده اند. تا چه که در حالت غیر حاضری و عدم موجودگی شما را این خلاف [illegible] بجا [illegible] و هم نشاید که با این [illegible] و تندی و بے عزتی با رعایا پیش آیا نیز.

وکیل مذکور جواب [illegible] فرمودند که اگر [illegible] مرض [illegible] کرده شود [illegible] نمی شود فرموده که اگر شما زر [illegible] ادا نمی کنید.

درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

ملازمان خود را حکم میدهیم که [illegible] تا هیچ رعایا را [illegible] نگذارند که این زہے خوش قسمت [illegible] بے ریش و ریش تراشیده [illegible] که [illegible] این گونه بے عزتی و بے غیرتی محفوظ می مانیم

باالاخر از باعث این تشدد و اهالی [illegible] بترک وطن مجبور شده خود با خود مشوره کرده اند که از این بے عزتی و بے غیرتی جلا وطنی بهتر است:

چنانچه اهالی کیچ مکران از باشندگان [illegible] و کلور و [illegible] و علاقه [illegible] وغیره راه فراری اختیار کرده جدا آمده اند. که براه راست در خدمت خان قلات رفته عرض خود را پیش خواهند کرد. و میر بیرام بتوسط ملازمان در میان باقی مانده رعایا زر وصول کرده است:

واز جان افراد دیگر فراری هستند در اهل [illegible] شان ظلم و ستم [illegible] وصول کردن شده است:

گفته میشود که [illegible] میر بیرام وکیل یا [illegible] اطفال مزدور [illegible] ایشان [illegible] ملازمی گوش ایشان خواهد کشید. [illegible] ایشان بدست خود ملازمے [illegible] گوش خود را کشیده [illegible].

این ست حالات [illegible] کرده آئنده والله اعلم بالصواب.

اے زبردست زیردست آزار
گرم تا کے بماند این بازار

یکے از باشندگان کیچ مکران

سوالات بہ نسبت بلوچستان

اسمبلی کے اجلاس رواں میں جناب سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے بلوچستان کے متعلق نہایت اہم سوالات کے جوابات گورنمنٹ سے طلب کئے ہیں۔ جن کی ایک نقل ہمیں بھی موصول ہوئی ہے۔ مگر بوجہ عدم گنجائش اس پرچہ میں درج نہ کر سکے۔ انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے شائع کئے جائیں گے۔ قارئین کرام انتظار فرمائیں (ایڈیٹر)

لبنان کے مفتی صاحب میدان سیاست میں

بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ لبنان کے مفتی اعلیٰ شیخ توفیق آفندی خالد نے موجودہ سیاسی حالت کے متعلق فرانسیسی ہائی کمشنر سے ملاقات کی ہے۔ اور ان کے سامنے ایک ایسی دستوری حکومت کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ جو رائے عامہ کے رجحانات کے مطابق ہو اور جس کے ماتحت باشندے خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

افغان جنرل قونصل تاشقند

معاصر اصلاح ناقل ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے ع۔ س۔ آقائے بازمحمد مدیر اوراق صدارت عظمیٰ کو تاشقند کا جنرل قونصل مقرر کیا ہے۔ آقائے محترم عنقریب تاشقند پہنچ کر سفارت کا چارج لے لیں گے۔

[illegible] ہیں مجسٹریٹ نے انہیں حوالات میں رکھے جانے کا حکم دیدیا۔ (مدینہ)

مولانا ظفر علی خان بہ جیل چلے گئے

مولانا اور تین دیگر اصحاب کا ضمانت دینے سے انکار

لاہور ۴ مارچ۔ حضرت مولانا ظفر علی خاں مالک اخبار زمیندار اور دیگر اصحاب جنہیں قادیانی فتنہ کے سلسلہ میں نقض امن سے اجتناب کرنے کیلئے مچلکہ داخل کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ آج مسٹر گھنیر سنگھ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے۔ کچہری میں ہزارہا آدمیوں کا مجمع تھا۔ نوٹس میں صرف ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ لیکن عدالت میں حاضر ہونے کے بعد مولانا کو مطلع کیا گیا۔ کہ مچلکہ کی رقم بڑھا کر دو ہزار کر دی گئی ہے۔ مولانا نے کسی قسم کی ضمانت دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس پر مولانا اور تین دیگر اصحاب کو جنہوں نے ضمانتیں نہیں دیں۔ نوٹس کے انفصال تک حوالات میں رکھے جانے کا حکم ہوا ہے

واقعات کی تفصیل

اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ چند دنوں سے قادیانیوں اور غیر قادیانیوں کے اختلافی جذبات بہت نمایاں ہو گئے تھے۔ جن کا اظہار جلسوں میں کیا جاتا تھا۔ اور ہر جماعت اپنے مخالف کے خلاف جی کھول کر دل کا بخار نکالا کرتی تھی۔ حکومت نے نقض امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دونوں جماعتوں کے تیرہ آدمیوں کو جن میں مولانا ظفر علی خان بھی شامل ہیں نوٹس دیدیا ہے کہ یہ لوگ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ ان سے امن رہنے کا ایک سال کیلئے مچلکہ لیا جائے۔ آج جب یہ سب آدمی عدالت میں حاضر ہوئے تو مجسٹریٹ نے ضمانت کی رقم بڑھا کر دو ہزار کر دی۔ تمام قادیانیوں اور تین غیر قادیانیوں نے مچلکہ کی دو دو ہزار کی رقم داخل کر کے اپنا چھٹکارا حاصل کر لیا لیکن مولانا ظفر علی خان، ملک احمد یار خاں مولوی احمد علی صاحب اور مولوی عبدالحنان صاحب نے مچلکہ دینے سے انکار کر دیا

http://baask.com/literature

تاریخی

حالاتِ بلوچ بعہدِ شیر شاہ

شیر شاہ نے جب خوشاب میں توقف کیا، اسماعیل خان، فتح خان، غازی خان بلوچ، شیر شاہ کی خدمت میں آئے۔ شیر شاہ نے حکم دیا کہ بلوچ اپنے گھوڑوں کو داغ لگائیں تو اسماعیل خان نے کہا کہ اور آدمی اپنے گھوڑوں کو داغ لگائیں تو میں اپنے بدن پر داغ لگواؤں گا۔ شیر شاہ یہ بات سنکر خوش ہوا اور انکے گھوڑے کے داغ کو موقوف کیا اور ملک سندھ اسکو عطا کیا، ملک روہ کے افغان ہر قوم و قبیلے کے اسکے پاس آنے شروع ہوئے، شیخ بایزید جو بڑے متبرک اور ولی تھے وہ شیر شاہ کے پاس خوشاب میں ملنے آئے، بادشاہ نے اٹھکے معانقہ کیا اور بڑی تکریم و تعظیم کی، ایک لاکھ تنکہ اور ہندوستان اور بنگال کے عمدہ قماش وغیرہ دیکر واپس جانیکی اجازت دی۔ شیخ نے عرض کیا کہ لنگاہ کے خاندان کے عہد حکومت سے میرے بزرگوں کے ملک پر بلوچوں نے قبضہ کرلیا ہے، شیر شاہ نے حکم دیا کہ اسمٰعیل بلوچ کو لکھا جائے کہ ملک میں پرگنہ سندور دیا جائے، اور بلوچوں نے جو شیخ بایزید کا ملک دبا لیا ہے تو اسکو واپس دیدیا جائے وہ سروانی زمینوں کا اصل مستحق ہے۔ شیخ اسمٰعیل نے پرگنہ سندور اور گڑھ کے دیہات لے لی اور سروانیوں کی زمین بایزید کو دیدی۔ یہ شیخ بایزید دوبارہ شیر شاہ سے اجین اور سارنگ پور کی مہم میں ملنے آیا تھا، شیر شاہ نے اسکو دو ہزار بیگھہ زمین پرگنہ ملتان میں دی اور ایک لاکھ تنکہ روپے کا ذخیرہ بادشاہ کی برات سے پر لکھا تھا وہ دیا۔ تیسری دفعہ شیخ جب سہر کالنجر سے فارغ ہوکر اسکو اطلاع سندھ اور ملتان اور بلوچوں کا ملک دیدونگا۔

اسی اثناء میں خواص خان کی عرضداشت آئی کہ مجھ میں اور ہیبت خان نیازی میں نا اتفاقی ہوگئی، دونوں میں سے کسی ایک کو حضور اپنے پاس بلالیں، تو شیر شاہ نے خواص خان عیسیٰ خان نیازی و ہیبت خان کو بلالیا۔ اور ہیبت خان کو حکم دیا کہ ملتان جسپر بلوچوں نے قبضہ کیا ہے نکالدے، اور انکو سزا دے، شہر کو آباد کرے۔ فتح خان جٹ جو کوٹ کبیلہ میں ہے وہ مغلوں کے عہد میں پانی پت تک لوٹ مار کرتا تھا اور تمام ملک جنگل ویران کردیا تھا، اور اب لاہور سے دہلی تک وہ رہزنی کرتا ہے اور لکھی جنگل کے ملک کو ویران کیا ہے اور بیکس مظلوم فقرا فریاد میں متواتر ہمارے پاس آتے ہیں اسکو گرفتار کرے اور امیر فولاد کے آتے ہی ست گڑھ کے حاکم چاکر رند کے وکیل سے ہیبت خان نے کہا کہ تو چاکر رند کو خبر دے کہ میں اسکے ملک میں آتا ہوں، وہ اپنا لشکر تیار رکھے، میں الغیلغار کرنے جاتا تھا۔ صبح کو سویرے ہیبت خان آ پہنچا، چاکر رند اسکے استقبال کو گیا مگر اس سبب سے سارا مہیا تھا نہ لشکر تیار تھا نہ مہمان کا سامان، اسکے اوقات جمع تھا، ہیبت خان نے اسکی ضرورت سمجھے ہی کہا کہ میں تیرے لشکر کی موجودات دیپالپور میں لونگا، یہاں ٹھیرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں فتح خان بھاگ نہ جائے، وہ ست گڑھ سے دو دن میں پاک پٹن میں شیخ فرید کے مزار پر آیا، فتح خان کو سوائے بھاگنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا، وہ بھاگا، ہیبت خان اسکے پیچھے گیا [illegible] بچے میرے ساتھ [illegible] سے جو تنا [illegible] کے نزدیک [illegible]

ہیبت خان نے جاکر اس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح خان چند روز لڑتا رہا، مگر آخر کار عاجز ہوا تو شیخ ابراہیم کو جو قطب عالم شیخ فرید کا بیٹا یا بھتیجا تھا اپنا شفیع بناکر ہیبت خان کے پاس بھیجا، ہیبت خان نے اس سے کہا کہ میں شیر شاہ کا نوکر ہوں جو اسکا حکم ہوگا اسپر عمل کروں گا۔ ... شیخ کو قید کردیا، رات کو ہندو بلوچ تین سو آدمیوں کے ساتھ اس قلعہ سے نکلا، اور افغانوں سے مردانہ جنگ کرکے باہر نکل گیا، جب دن ہوا تو افغانوں نے قلعہ پر قبضہ کیا، جو عورتیں اس خاندان کی تھیں انکو تو بلوچوں ہی نے قتل کرڈالا تھا باقی عورتوں کو افغانوں نے لونڈی بنایا، اور انہوں نے ہندو بلوچ اور بخشو لنگاہ کو مقید کیا۔ پھر ہیبت خان ملتان میں آیا جسکو بلوچوں نے بالکل ویران کردیا تھا اس نے اس شہر کو از سر نو آباد کیا، اور اسکے باشندے جو ادھر ادھر پڑے پھرتے تھے ان کو جمع کرکے شہر میں آباد کردیا پھر اسنے شیر شاہ کو عرضداشتوں میں ملک کی حقیقت حال لکھی۔ اور فتح خان ہندو بلوچ بخشو لنگاہ کے مقید کرنیکی اطلاع دی تو شیر شاہ نہایت خوش ہوا اور ہیبت خان کو مسند عالی اور اعظم ہمایوں کا خطاب دیا اور سرا پردہ سرخ عطا کیا اور اسنے لکھا کہ ملتان کو دوبارہ آباد کرے اور لنگاہ کی رسم و رواج کے موافق زمین کا خراج غلہ کی بٹائی سے لے اور جریب کے موافق نہ لے اور فتح خان اور ہندو بلوچ کو قتل کریں۔ اور بخشو لنگاہ اور اسکے بیٹے کو اپنے پاس ہمیشہ رکھے مگر اسکا ملک اسکے پاس رہنے دے۔ جب اعظم ہمایوں پاس بادشاہ کا یہ فرمان ملتان میں پہنچا۔ تو اسنے فتح جنگ خان کو ملتان میں چھوڑا اور خود لاہور میں آیا اور فتح خان و ہندو بلوچ کو قتل کیا۔ فتح جنگ خان نے ملتان کو آباد کیا اور رعیت کے حق میں ایسا احسان کیا کہ وہ لنگاہ کے وقت سے بھی زیادہ تر آباد ہوگیا۔ اور ملتان میں ایک شہر آباد کیا جس کا نام شیر گڑھ رکھا۔

جنوبی افغانستان قبائلی جنگ کا آماجگاہ بنا ہوا ہے

پشاور ۱۶ / مارچ۔ افغانستان کے اندر انتشار ہر طرف پھیل گیا۔ برف کے ہونے سے پہاڑوں اور رستوں کے مسدود ہونے کے باعث اطلاعات کا کوئی قابل وثوق ذریعہ مہیا نہیں ہوسکا ہے۔ یہ قطعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افغانستان قبائلی جنگ کا آماجگاہ بنا ہوا ہے جس کا انجام ممکن ہے کہ بسبب جنگ کے اور عجیب صورت میں نمودار ہو۔

نوشہرہ میں پٹھان وحشیانہ قتل !!

قاتل نے مقتول کی لاش پر تھوک دیا۔

نوشہرہ ۱۵ / مارچ بازار مستری بند امیں بہت سے آدمی جمع ہوگئے جبکہ ایک نوجوان پٹھان نے بڑا خنجر کھینچکر ایک مسن آدمی کے جسم میں چند مرتبہ گھونپ دیا جو جوتے فروخت کررہا تھا۔ تحقیقات عمل میں آئی مقتول اور قاتل کے خاندانوں میں بہت دنوں سے عداوت چلی آتی تھی، نوجوان قاتل نے بھاگنے کی مطلق کوشش نہیں کی بلکہ اس نے خوشی خوشی اپنے کو پولیس کے حوالے کردیا اور مقتول اور اپنے خاندان کی عداوت کا افسانہ دیر تک کے ساتھ دہراتا رہا، جب مقتول کی لاش پولیس سٹیشن کو لیجائی جارہی تھی تو قاتل نے لاش پر تھوک دیا۔

http://baask.com/literature

مسئلہ شام اور فرانس

مصر کا اخبار لکھتے ہیں کہ تقسیم شام کے مسئلہ میں ملی کمیٹی نے فرانس کی حکمت عملی کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ تقسیم لاسو اصول اتحاد کے خلاف ہے۔ اور فرانس کو کسی دستور کی رو سے یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ ایک انتدابی علاقہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ فرانس اس احتجاج کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

قندھار کا نیا گورنر

معاصر طلوع افغان قندھار اطلاع دیتا ہے کہ آغائے غلام فاروق خان کو عالی حکومت نے قندھار کی گورنری کیلئے منتخب کیا ہے۔ آپ ایک ہوشمند کارکن اور عالی خاندان افغان سردار ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ حال میں قندھار پہنچ گئے ہیں جہاں کہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو رئیس جمعیت تنظیمیہ اور عمائدین کی طرف سے زبردست استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں علمائے کرام۔ سادات عظام اور افواج کے افسر موجود تھے۔

۱۲ مارچ۔ وزیر داخلہ رئیس صاحب تنظیمیہ نے جو ولایات کے انتظامات کی نگرانی کیلئے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ استقبالیہ نطق میں فرمایا کہ ہم سردار فاروق جان کے تقرر پر اعلیٰ حضرت غازی اور صدر اعظم کے سپاس گزار ہیں۔ اور اس تقرر کو ان کی لائق شائستہ خدمات کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ جو آپ نے بحیثیت جنرل کمشنر کامیابی کیساتھ انجام دی ہیں۔

تشکر و امتنان

چونکہ کتاب گلشن مکران بعین ہمت نواب والا شان بیاور سردار محمد حبیب اللہ خان والی ریاست خاران بزیور طبع مزین گردید۔ تو گویا روح تازہ بقالب جان پژمردہ رسید۔ الحمد للہ والمنۃ الحیاۃ شکر احسان و ممنون عنوان آن حضرو نام دار بیاشیم۔ وازشکر گزاری و منت داری دقیقہ فرو گذاری نخواہیم کرد۔ انشاء اللہ چو کہ نظر بر کتاب مذکور اندازد۔ بدعائے بقائے عمر و دولت آن نام دار مشغول خواہد شد۔

ہر کہ زیں باغ میوہ چیند
گو دیا حسنت اے نکوکردار
تازگی یافت باغ از جودت
روح پرور چو جنت گلزار

(از نور محمد بلوچ کوہ گیچی سرباز)

ہرات میں ملی بینک کا قیام

ہرات میں جناب آغائے عبد الرحیم خان نائب الحکومہ ہرات کی حسن مساعی کے نتیجہ میں ملی بینک کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ بینک شرعی قواعد کے مطابق ایک تجارتی کمپنی کی صورت میں ہوگا۔ علاوہ اس کا سرمایہ حصص کی فروخت سے جمع کیا جائے گا۔ بینک کا نام شعبہ شرکت اسہامی ملی۔ ہوگا۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ تاجروں کیلئے خاص سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ مقامی تجار بھی اس بینک کے قیام سے بہت مسرور اور مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔

گلشن مکران

ما بناظرین کرام البلوچ خوشخبری میدہیم کہ کتاب غزلیات مسمی بہ گلشن مکران مصنفہ دوست محترم ما جناب ملا نور محمد صاحب کوہ گیچی سربازی بزیور طبع است تحشیہ غالبا از شش آمد زیادہ نخواہد شد۔ درایں ضمن جناب سردار بیاور نواب میر محمد حبیب اللہ خان والی ریاست خاران وعدہ معاونت فرمودہ اند خداوند عز و جل نواب موصوف را اجر نیک عطا فرمودہ کاراں نیک توفیق زیادہ عنایت سازد کتاب مذکور از دفتر البلوچ بکسر بین لیاری کراچی طلب کردہ شود

(مدیر)

امریکہ و جرمنی کی نئی ایجاد

بکولائٹ

دانت بالکل نئے مصالحہ اور امریکن نئے طریقہ سے بنائے جاتے ہیں۔ بکولائٹ سے بنائے ہوئے دانت وزن میں بالکل ہلکے اور خوبصورت ہونے کے علاوہ مضبوط بھی ہیں کہ ٹوٹتے نہیں۔ اب تمام یورپ میں مصنوعی دانتوں میں بکولائٹ پلیٹ ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس سے عمدہ آج تک اور کوئی مصالحہ ایجاد نہیں ہوا۔ بغیر پلیٹ کے دانت بھی بنائے جاتے ہیں۔ آنکھیں بھی ہم سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ۳۰ سال کا تجربہ ہے۔

ڈاکٹر برکت علی دندان ساز

بندر روڈ۔ کراچی

سرٹیفکیٹ

دیارام جیٹھمل سندھ کالج۔ کراچی (سندھ)

۱۱ فروری ۱۹۳۶ء

میں حکیم علی محمد صاحب کو گزشتہ بارہ سال سے جانتا ہوں۔ آپ نے مختلف اوقات میں میرا اور میرے خاندان کے افراد کا علاج علی العموم کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ آپ سندھ کے ایک بہت بڑے لائق اور قابل یونانی حکیم ہیں۔

دستخط مسٹر ایس پی جبانی ایم اے پرنسپل ڈی جے سندھ کالج

دنیا کی عجیب ترین شے یعنی

مفرح یاقوتی خاص کلاں

دل و دماغ و جگر کی تقویت اور گردہ اور معدہ کے افعال کی درستی کے علاوہ تمام بدن میں فوری قوت کی ایک لہر دوڑا دیتی ہے۔ اور نہ صرف پیر و جوان کی صحت و جوانی کو برقرار رکھتی ہے۔ بلکہ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتی ہے۔ قوت باہ میں فوری ہیجان اور جوش اور امساک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور تلبی و دماغی کمزوریوں کے علاوہ زیابیطس میں بھی اکسیر ہے۔ مفرح یاقوتی خاص کلاں میں دنیا بھر کے نفیس اجزاء شامل ہیں۔ قیمت ایک تولہ کی شیشی دس روپیہ۔ پانچ تولہ کی شیشی پچاس روپیہ اور دس تولہ کی شیشی ایک سو روپیہ۔

موجد

حکیم علی محمد بن حکیم محمد قاسم

قادری یونانی میڈیکل ہال سفید قبر۔ کراچی شہر

نوٹ: دواخانہ کی فہرست ادویہ مرکب طلب کرنے پر مفت روانہ کی جائے گی۔

غیر ملکی مراعات کو منسوخ کر دیا جائے

مجلس وطنی مصر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ غیر ملکی فرقوں اور اجنبی مراعات کو منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ قدیم مطالبات ہیں۔ جن کی ذمہ داری موجودہ مصر پر عائد نہیں ہو سکتی۔